محمد اکرام

شاہانِ دہلی کا علمی خزانہ

۱۸۵۷ء میں انگریزوں کی فتح دہلی کے بعد شہر کے کتب خانوں اور بالخصوص قلعۂ معلیٰ کے ذخیرۂ نوادر کو جس تباہی کا سامنا کرنا پڑا اس کی تفصیل راقم السطور نے اپنی بعض کتابوں میں دی ہے۔ لیکن اس دفعہ قیامِ لندن کے دوران میں معلوم ہوا کہ ان خزائن کا ایک حصہ ابھی تک محفوظ ہے۔

انڈیا آفس لائبریری میں مخطوطوں (اور چند مطبوعہ کتب) کا ایک ذخیرہ ہے۔ جسے (DELHI COLLECTION) کا نام دیا جاتا ہے۔ اس کی فہرست یا اس کے متعلق تفاصیل کبھی شائع نہیں ہوئیں۔ البتہ ۱۹۵۲ء (یعنی ہندوستان اور پاکستان کی آزادی کے بعد) انڈیا آفس لائبریری کے موجودہ ناظم صاحب نے اس کے متعلق لکھا:۔

ذخیرۂ دہلی۔ شاہانِ مغلیہ کے کتب خانے کا وہ بچا کھچا حصہ ہے جو فتح دہلی کے بعد ۱۸۵۷ء میں انگریز حکام کے ہاتھ آیا اور ۱۸۷۶ء میں اس لائبریری میں منتقل ہوا۔

ذخیرۂ دہلی کی کوئی فہرست شائع نہیں ہوئی۔ یہی نہیں، بلکہ اس کی کسی مکمل فہرست، قلمی یا ٹائپ شدہ کا پتہ، انڈیا آفس ریڈنگ روم میں بھی پہنچ کر نہیں ملتا۔ صرف دو ٹائپ شدہ جزوی فہرستیں (HANDLISTS) ایسی ہیں جن میں سے ایک تصوف کے تین سو تین سو فارسی مخطوطوں کے متعلق ہے۔ اور دوسری عربی کے بعض مخطوطوں کی نسبت باقی مخطوطوں کی نسبت انڈیا آفس لائبریری میں تو مزید معلومات نہ ملیں لیکن خوش قسمتی سے ایک علم دوست انگریز سے فارسی مخطوطوں کی دو (ٹائپ شدہ) مبسوط فہرست پڑھنے کو مل گئی جو جناب سید علی بلگرامی (مترجم تمدن عرب، تمدنِ ہند) نے ۱۹۰۳ء میں مرتب کی تھی اور جس کی کوئی نقل اب لائبریری میں بھی نہیں۔ یہ فہرست ہمیں اڑتالیس گھنٹوں کے لیے (باقی صفحہ ۷۱)